بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ خیبر اور غزوۂ وادی القریٰ کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا بیان

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04/اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلو غزوات کے حوالے سے بیان ہو رہے تھے اور اس ضمن میں خیبر کی جنگ کے واقعات کا ذکر ہو رہا تھا۔ آج بھی مَیں اسی حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ خیبر کی فتح کی خوشی کے ساتھ ہی انہی دنوں میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے لیے ایک اور خوشی کی بات ہوئی کہ جس پر آپؐ نے فرمایا کہ 'مَیں بیان نہیں کر سکتا کہ مجھے خیبر کی فتح کی زیادہ خوشی ہوئی یا اس بات کی'، وہ حضرت جعفرؓ کی مہاجرین حبشہ کے ساتھ حبشہ سے واپسی تھی۔ صلح حدیبیہ کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے نجاشی کی طرف ایک خط بھیجا کہ اب جتنے مہاجر مسلمان وہاں رہ گئے ہیں، ان کو مدینہ میرے پاس بھیج دیا جائے۔ چنانچہ پردیس میں چودہ پندرہ سال بسر کرنے کے بعد یہ لوگ دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ پہنچے۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم خیبر کی طرف گئے ہوئے ہیں تو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو جلد سے جلد ملنے کی تڑپ میں بے قرار یہ مدینہ رکنے کی بجائے خیبر کی طرف چلے گئے۔ ان لوگوں کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ بھی اپنی قوم کے پچاس سے زائد لوگوں کے ساتھ مدینہ پہنچے تھے۔ انہی کے ساتھ قبیلہ دوس سے بھی کچھ افراد آ گئے، ان میں ابو ہریرہؓ، طفیل بن عمروؓ اور اس کے ساتھی تھے۔ قبیلہ اشجع کے بھی کچھ لوگ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب آنے والوں کو بھی مال خیبر میں سے کچھ نہ کچھ عطا کیا۔

حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھ دوسرے مسلمان کشتی کے ذریعے سفر کر کے پہنچے تھے، اس لئے ان کو اصحاب السفینہ (کشتی والے) کہا جاتا تھا۔ جب یہ مدینے پہنچے تو پندرہ برس کا عرصہ گزر چکا تھا اور یہاں کے مہاجر مسلمان کئی جنگوں میں شامل ہو چکے تھے اور ہجرت میں بھی سبقت لیے ہوئے تھے، اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ آپس میں یہ ذکر ہونے لگا کہ ہم ان سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت جعفرؓ کی اہلیہ

حضرت اسماء بنت عمیسؓ، ام المومنین حضرت حفصہؓ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئیں، تو وہاں حضرت عمرؓ بھی تھے آپؓ نے پوچھا کہ یہ کون خاتون ہیں؟ معلوم ہونے پر حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ ہم نے ہجرت مدینہ میں تم سے سبقت حاصل کی ہے، اس لیے ہم تمہاری نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہیں۔ یہ سن کر وہ رنج اور غصے سے بولیں کہ اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تم لوگ تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے، وہ تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے، تمہارے کم علم کو نصیحت کرتے۔ جبکہ ہم اپنے وطن سے دور پردیس میں دور دراز دشمن ملک میں تھے، ہمیں وہاں طرح طرح کے ڈر اور خوف لاحق ہوتے تھے، ہم نے یہ سارے دکھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر برداشت کیے۔ بخدا! مَیں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے اسکے متعلق پوچھ نہ لوں۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ ساری بات بیان کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ حق نہیں رکھتے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور تمہاری یعنی حبشہ کی طرف کشتی کے ذریعے سفر کرنیوالوں کی دو ہجرتیں ہیں۔

یہاں ایک حبشی غلام یسار جو مسلمان ہوا تھا، اس کی شہادت کا بھی ذکر ملتا ہے، روایت میں ہے کہ وہ خیبر کے ایک شخص کا ریوڑ چرایا کرتا تھا۔ اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر بیٹھ گیا تھا۔ وہ اپنی بکریوں کو چرانے نکلا، مسلمانوں نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے یا بمطابق ایک تفصیلی روایت وہ خود بکریاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کی، اس غلام نے کہا کہ اگر مَیں اللہ پر ایمان لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس پر ایمان لے آؤ تو تیرے لیے جنّت ہوگی۔ پس وہ غلام اسلام لے آیا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اگر مَیں ان سے قتال کروں اور قتل کر دیا جاؤں تو کیا مَیں جنّت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں تم جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں، ان کا کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو لشکر سے نکال کر لے جاؤ اور خالی میدان میں چھوڑ دو، بے شک اللہ تعالیٰ تیری امانت تیری طرف سے ادا کر دے گا یعنی ان تک پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے مال غنیمت حاصل کرنے کیلئے جنگیں کیں، خاص طور پر خیبر کے حوالے سے بھی یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہود کے اموال پر ناجائز قابض ہونے کے لیے یہ ظلم کیے گئے تھے، اگر یہ بات درست ہوتی تو عین جنگ کی حالت میں دشمن کی بکریوں کا ایک ریوڑ اور خیبر میں جو صحابہؓ کی بھوک سے حالت تھی تو یہ بکریاں تو مفت کا مال غنیمت تھا، استعمال کر سکتے تھے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے جنگ کی حالت میں بھی امانت کا حق ادا کرتے ہوئے بکریاں واپس کرنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے قتال کیا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا، حالانکہ اس نے ایک سجدہ بھی نہیں کیا۔

خیبر کے موقع پر بعض فقہی مسائل کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت علیؓ کی روایت کے مطابق گدھے کے گوشت اور متعہ سے منع فرما دیا۔ اہل فدک کی رسول اللہ ﷺ سے مصالحت کا بھی ذکر ہے۔

خیبر کے مال غنیمت اور اس کی تقسیم کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو مجموعی طور پر چھتیس حصوں میں تقسیم فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے نصف یعنی اٹھارہ حصے مسلمانوں کے لیے مخصوص فرمائے، جن میں سے ہر ایک سو حصوں پر مشتمل تھا یعنی ایک ہزار آٹھ سو حصے تھے، نبی کریم ﷺ کا ایک حصہ بھی ان میں سے کسی ایک حصے کی طرح تھا۔ آپ ﷺ نے باقی نصف آئندہ حالات و معاملات و حوادث اور مسلمانوں کو پیش آنے والے امور کے لیے مخصوص کر دیے۔ خیبر کے قلعوں سے جب مال غنیمت اکٹھا کیا گیا تو اس میں تورات کے کچھ صحائف بھی ملے، یہود کے مطالبہ پر آپ ﷺ نے بحفاظت ان کے صحائف واپس کرنے کا حکم دیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی مذہبی رواداری اور مذہبی جذبات و احساسات کی پاسداری کا کمال تھا کہ ان کی توَرات کو بحفاظت واپس کرنے کا حکم دیا، یہ نہیں کہ آجکل کی طرح مسلمانوں کی دشمنی میں قرآن کریم کو جلایا جائے۔

خیبر سے واپسی پر غزوہٴ وادی القریٰ کا بھی ذکر ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے بعد چند دن وہاں قیام کیا، پھر اسلامی لشکر واپسی کے لیے روانہ ہوئے تو وادی القریٰ میں یہود سے مقابلہ ہوا۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وادی القریٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غلام مدعم بھی تھا، اس اثناء میں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا، ایک تیر اس کو آلگا اور وہ فوت ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کیلئے شہادت مبارک ہو! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ چادر اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے جو اس نے خیبر کے دن غنیمت کے مال سے لے لی تھی جبکہ ابھی اس کے حصے تقسیم نہیں ہوئے تھے۔ تو ایک شخص نے جب یہ سنا کہ یہ تو بڑی خطرناک بات ہے کہ اس چادر چُرانے کی وجہ سے جہنّم میں جا رہا ہے، تو وہ ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا اور عرض کیا کہ یہ وہ چیز ہے، جس کو مَیں نے لے لیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تسمہ ہے یا دو تسمے ہیں، آگ میں لے جانے کا موجب ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ﷺ نے چار دن وادی القریٰ میں قیام فرمایا اور پھر واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ اس کی مزید تفصیل جو ہے انشاء اللہ آئندہ۔

فرمایا اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر کروں گا اور پھر ان کے جنازہ غائب بھی انشاء اللہ نماز کے بعد ہوں گے۔ پہلا ذکر ہے مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب کا جو صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان تھے۔ گذشتہ دنوں رمضان کے دنوں میں ستاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ ان کے والد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ چنتہ کنٹہ کے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے ان کو حصول تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا۔ مدرسہ احمدیہ سے 1957ء میں فارغ التحصیل ہوئے پھر 1960ء میں پنجاب یونیورسٹی چندی گڑھ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ بعد میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اس طرح انڈیا میں شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے آپ

پہلے مربی تھے۔ قادیان میں مختلف خدمات کا ان کو موقع ملتا رہا اور اس دوران یہ ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیثیت عالم مقرر ہوئے۔ ان کو ایڈیشنل ناظم ارشاد وقف جدید بیرون، صدر عمومی، صدر مجلس وقف جدید پھر دو دفعہ پرنسپل جامعہ، صدر قضاء بورڈ اور صدر مجلس کارپرداز کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر 2021ء میں مَیں نے صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر کیا تھا اور وفات تک وہ اسی عہدے پر فائز رہے۔

ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہتے ہیں کہ مرحوم نہایت سادہ طبیعت اور انتہائی قناعت کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے انسان تھے۔ (حضور انور نے فرمایا: اور یہ حقیقت ہے میں نے بھی دیکھا ہے یہ) مرحوم کو سلسلہ کی طرف سے جو وظیفہ یا آمد ہوتی اسی میں سفید پوشی کے ساتھ گزارہ کرتے اور قرضہ اٹھا کر اخراجات کرنے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ نہایت خوش خط اور اعلیٰ درجہ کے کاتب تھے۔ جب تک کمپیوٹر پر کمپوزنگ کا سلسلہ شروع نہیں ہوا اخبار بدر اور سلسلہ کی کتب اور رسائل کی کتابت کی توفیق ان کو ملتی رہی۔ اچھے مقرر تھے مضمون نگار تھے جلسہ قادیان اور دیگر جماعتی تقاریر اور تربیتی جلسوں میں تقریر کرنے کا موقع ملتا رہا۔ قادیان سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہونے والی راہ ہدیٰ پروگرام میں لمبا عرصہ سوالوں کے جواب دینے کی توفیق ان کو ملی۔ گردوں کی بیماری تھی کمزور بھی ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجود بڑی ہمت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ اور ان کا نمونہ واقعی قابل تقلید تھا۔ بیماری اور کمزور صحت کے باوجود بڑی ہمت سے انہوں نے جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کے افتتاحی اجلاس کی صدارت بھی کی۔ اسی طرح انہوں نے گذشتہ شوریٰ کی بھی صدارت کی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے باسٹھ سال کا لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ زندگی کے آخری دنوں میں گھر والوں کو اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ میری پیدائش رمضان کے مہینے میں ہوئی ہے یہ دیکھنا کہ میری وفات بھی رمضان میں ہو گی چنانچہ ستائیس رمضان المبارک کو ان کی وفات ہوئی۔ بہت محنتی اور عاجز انسان تھے۔ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ اپنے کام خود کریں کسی پر بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنے ذاتی کام بھی خود کیا کرتے تھے۔ عالم باعمل انسان تھے۔ وقف کا جو عہد کیا تھا اس کو نبھانے کا انہوں نے حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی پہلی شادی ہوئی تھی اقبال بیگم صاحبہ سے جن سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور ان کی وفات ہو گئی تو پھر ان کی دوسری شادی ہوئی۔ ان کے بچے بیٹیاں داماد وغیرہ ان سب کو خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں بھی خدمت دین کے جذبہ کو قائم رکھے۔

بعدہٗ حضور انور نے مکرم عبد الرشید یحییٰ صاحب صدر قضاء بورڈ کینیڈا، مرزا امتیاز احمد صاحب امیر ضلع حیدر آباد سندھ، مکرم الحاج محمد بالعربی صاحب آف الجزائر اور مکرم محمد اشرف صاحب کوٹری ضلع حیدرآباد کا بھی ذکر خیر فرمایا اور مرحومین کے بلندئ درجات اور مغفرت کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَنَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔